نقطۂ نظر

ڈاکٹر نذیر کمال

روس - بھارت دفاعی معاہدات

بھارتی وزیر اعظم ڈیو گوڈا کی حکومت نے روس کے ساتھ اسلحہ کے لین دین کے سلسلہ میں ایک بڑے معاہدے پر دستخط کے لیے مذاکرات شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے ساتھ ہی بھارت اپنی عسکری قوت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے منصوبوں کا آغاز کر چکا ہے۔ اسلحہ کے مجوزہ لین دین میں روس سے SU-30 طیارے اور جدید (upgraded) کلو کلاس آبدوزوں کی خریداری شامل ہے۔ بھارتی حکومت کے اس فیصلے سے روس اور بھارت کے درمیان دفاعی تعلقات کے حجم میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ سالِ رواں کے شروع میں ۷۰ ازکار رفتہ MIG-21 کی کارکردگی بہتر بنانے کی غرض سے بھی روس اور بھارت کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔

MIG-21 میں بڑی حد تک بہتری لانے کی صورت میں توقع کی جاتی ہے کہ یہ طیارے پاکستانی F-16 طیاروں کا مقابلہ کر سکیں گے۔ بھارت اس وقت اندرون ملک ہلکے لڑاکا [لائٹ کمبیٹ] طیارے کی تیاری کے منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ اس منصوبے پر چھ سے دس سال صرف ہوں گے۔ تیار ہونے کے بعد یہ طیارے F-16 کا توڑ کر سکیں گے۔ البتہ اس وقت تک بھارت MIG-21 کو بہتر بنا کر ان سے کام لیتا رہے گا۔

MIG-21 کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے ۳۰۰ ملین ڈالر کی لاگت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ ۱۹۹۸ء کے آواخر میں یہ طیارے بھارت کو فراہم کیے جائیں گے۔ ازسرِ نو تعمیر اور اوور ہالنگ کے نتیجے میں ۱۹۵۰ء کی دھائی کے یہ طیارے مزید اگلے بارہ سالوں تک بھارتی فضائیہ کے لیے کارآمد ہو سکیں گے۔ اس وقت بھارت روس سے ۴۰ ملٹی رول SU-30 طیاروں کی خریداری سے متعلق ایک منصوبے کی تکمیل کے لیے کوشاں ہے۔ اس کا آغاز پہلے پہل ۲۰ طیاروں کی فراہمی سے کیا جائے گا۔ ان طیاروں کی خریداری کا فیصلہ روس کے طاقتور دفاعی وفد کے (وسط ۱۹۹۶ء میں) دورہ بھارت کے موقع پر کیا گیا۔ روسی وفد کا خیال ہے کہ بھارت روسی اسلحہ کی سب سے بڑی منڈی ثابت ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے بھارت مجوزہ اسلحہ کی خریداری کے باعث چین کو پیچھے چھوڑ دے اور یوں وہ روسی اسلحہ کا سب سے بڑا خریدار بن کر ابھرے۔ روس کو اُمید ہے کہ گزشتہ سال کی نسبت اس سال روسی اسلحہ کی برآمد میں

اضافہ ہوگا۔ گزشتہ سال روس نے تین بلین ڈالر کا اسلحہ فروخت کیا تھا۔

بھارت کے پاس اس وقت SU-30 MK لڑاکا طیاروں کے دو موثر سکوارڈن موجود ہیں۔ روس - بھارت پیکیج کے تحت ایک سال کے اندر اندر بھارت کو آٹھ طیارے، اس کے بعد ۱۸ ماہ کے اندر دس، اور اگلے ۱۸ ماہ میں بارہ طیارے فراہم کیے جائیں گے۔ SU-30 کے پہلے ۲۰ طیاروں کی فراہمی کا مسئلہ بجٹ سے متعلقہ بعض مشکلات سے منسلک ہے۔

SU-30 طیاروں کو میراج ۲۰۰۰/۵ کی طرح advanced night fighting خصوصیتوں کا حامل بنائے جانے سمیت طیارے کو بھارتی فضائیہ کی دیگر ضروریات پورا کرنے کے قابل بھی بنایا جائے گا۔ پیکیج میں روسی لائسنس کے تحت ان طیاروں کی بھارت میں تیاری اور انہیں دفاعی لحاظ سے وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے روسی ٹیکنالوجی کی فراہمی بھی شامل ہے۔

SU-30 طیاروں کا حصول حکومت کی گزشتہ سال کی سالانہ دفاعی رپورٹ کے عین مطابق ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا تھا:

> "حکومت (بھارتی فضائیہ میں) ملٹی رول state of the art طیاروں کی نئی کھیپ شامل کرنے کے بارے میں غور کر رہی ہے۔ توقع کی جا رہی ہے کہ دشمن کے علاقے میں دور اندر تک گھسنے (deep penetration)، زیادہ اسلحہ اٹھانے کی صلاحیت اور electronic warfare suite جیسی خصوصیات کا حامل ہونے کی بنا پر یہ طیارہ بھارتی فضائیہ کی مستقبل کی ضروریات پوری کرے گا۔"

وزارت دفاع سے متعلق منظر عام پر آنے والی (ہندوستان ٹائمز ۲۰ اپریل کی) ایک دستاویز کے مطابق SU-30 چالیس طیاروں کی (فاضل پرزہ جات اور گولہ بارود سمیت) اصل قیمت ۲ بلین ڈالر سے کم بنتی ہے۔ یہ قیمت آٹھ سال میں قسطوں کی صورت میں ادا کی جائے گی۔ ۱۹۸۰ء کے عشرے کے بعد بھارتی فضائیہ کا SU-30 کی خریداری سے متعلق یہ سب سے بڑا معاہدہ ہے۔ اس وقت بھارت نے MIG-29 کے تین سکوارڈن اور میراج ۲۰۰۰ کے دو سکوارڈن اپنی فضائیہ میں شامل کیے تھے۔ حادثات اور فرسودگی کا شکار ہونے والے طیاروں کی کمی پوری کرنے کے لیے بالکل حال ہی میں خریدے گئے MIG-29 اس میں شامل نہیں ہیں۔ تاہم نئے خریدے جانے والے MIG-29 پرانے طیاروں سے زیادہ بہتر اور ترقی یافتہ ہیں۔

بھارتی فضائیہ کی طرف سے SU-30 طیارے کو بہتر بنانے اور انہیں جدید خطوط پر استوار کرنے کے بعد ان طیاروں کی مزید خریداری (پہلے سے ہی) متوقع تھی۔ کیونکہ اب بھارتی فضائیہ میراج ۲۰۰۰/۵ میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہی تھی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ فرانسیسی ساخت کے ان طیاروں کی قیمت SU-30 کے مقابلے میں ۴۰ فیصد زیادہ ہے جبکہ زیادہ فاصلے تک مار کرنے اور

اسلحہ اٹھانے کی صلاحیت کے اعتبار سے یہ طیارے SU-30 سے بہتر بھی نہیں ہیں۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ SU-30 طیاروں کی خریداری سے متعلق کابینہ کے حتمی فیصلے میں تاخیر سے ان طیاروں کی لاگت اور فراہمی کے اوقات پر اثر نہیں پڑے گا، گزشتہ اپریل میں ۱۴۰ ملین ڈالر کی رقم بطور "بیعانہ" ادا کر دی گئی ہے۔

SU-30 طیارہ ازدیادِ قوت (force-multiplier) کا کامل ہے۔ بھارتی فضائیہ میں اس طیارے کی شمولیت سے فضائیہ کی قوت میں اضافہ ہوگا، جس میں اس سے قبل مضبوط ملٹی رول عنصر (component) کا فقدان رہا ہے۔ مزید براں بھارتی فضائیہ کی دشمن کے علاقے میں دُور اندر تک گھسنے (deep penetration) کی صلاحیت اور رینج بڑھ جائے گی۔ بھارتی فضائیہ میں شامل فرسودہ برطانوی جیگوار طیارے کے چار سکواڈرن کی فلیٹ سے SU-30 کی رسائی دگنی ہے۔ ان طیاروں کو فضا سے فضا میں مار کرنے والے ۱۰ میزائلوں سے لیس کیا جا سکتا ہے۔ اس بناء پر یہ بہت خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کی تنصیب سے یہ طیارے اپنے "شکار" کو فضا میں تباہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ علاوہ ازیں اس طیارے کی اپنے "شکار" کو دبوچنے کی صلاحیت بھی بھارتی فضائی دفاعی طیارے MIG-29 سے دوگنی ہے۔

جدید کلو کلاس آبدوزوں اور ایک طیارہ برداز جہاز کی خریداری سے بھارتی بحریہ کی حملہ اور دفاع سے متعلق کمزور صلاحیت پر تشویش کا اظہار کرنے والے دفاعی حلقوں کی تشفی ہو جائے گی۔ جن دو آبدوزوں کے حصول کے لیے مذاکرات ہو رہے ہیں وہ اگلے چار سالوں کے دوران چھ فاکس ٹراٹ آبدوزوں کی بھارتی بحریہ سے "بتدریج اخراج" کا کچھ حد تک ازالہ کر سکیں گی۔

بھارتی بحریہ کو طاقتور بنانے میں ایک اہم پیش رفت روسی طیارہ بردار جہاز گارشکو کی خریداری کا منصوبہ ہے۔ یہ ۴۵۰۰۰ ٹن (وزنی) طیارہ بردار جہاز، گزشتہ ۲۵ سال تک زیر استعمال رہنے کے بعد حال ہی میں بھارتی بحریہ سے خارج کیے جانے والے ویکرنٹ طیارہ بردار جہاز کی جگہ لے گا۔ بھارت چین کی طرح گزشتہ کئی سالوں سے اس طیارہ بردار جہاز کی خریداری میں دلچسپی لے رہا تھا۔ مگر معاملہ طے ہونے کی راہ میں اس کی قیمت آڑے آتی رہی۔ روسی ساخت کے اس طیارہ بردار جہاز کو بھارت جلد ہی ویکرنٹ طیارہ بردار جہاز کے متبادل کے طور پر متعارف کرائے گا۔ ہلکے وزن کے طیارے اٹھانے کے لیے اس جہاز کی ملک کے اندر تیاری میں دس سال کا عرصہ لگ جائے گا۔